ماہنامہ

علمی و ادبی جریدہ

کاروانِ قمر

کراچی

نومبر ۲۰۰۸ء

قمر الاسلام گریجویٹس ایسوسی ایشن پاکستان

حسنِ ترتیب

زینت الاولیاء سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ عنہ

تحریر: افتخار احمد حافظ قادری

آپ کا اسمِ مبارک ''محمد'' والد کا نام ''عبدالرحمٰن'' دادا کا نام ''ابی بکر'' اور پردادا کا اسمِ مبارک ''سلیمان'' ہے۔ آپ اسی نام ''سلیمان'' سے مشہور ہوئے۔ آپ کو اپنے پردادا کی طرف منسوب کر کے محمد بن سلیمان بھی کہا جاتا ہے۔ بلادِ عربیہ میں آپ ''سیدی بن سلیمان'' کے نام سے معروف ہیں۔ مشرقی مراکش کے ایک قدیم ''بربر'' قبیلے کا نام جزولہ جو شہر ''سوس'' میں آباد تھا۔ اس قبیلہ کی ایک شاخ ''سملالہ'' بھی تھی۔ جزولہ اور سملالہ میں کئی نامور شخصیات نے جنم لیا۔ جن میں سیدی محمد بن سلیمان الجزولی السملالی نے سب سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ آپ جزولہ کی نسبت سے جزولی اور سملالہ کی نسبت سے سملالی کہلاتے ہیں۔ آپ کی ولادتِ باسعادت ۸۰۷ھ بمطابق ۱۴۰۴ء بحر اوقیانوس اور اطلس پہاڑوں کے درمیان آباد سوس شہر کے بربر قبیلہ کے ایک سادات گھرانے میں ہوئی۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کو بے شمار القاباتِ مبارکہ سے یاد کیا جاتا ہے لیکن وہ لقب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا اس کے کیا کہنے! حضرت شیخ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں رسولوں کی زینت ہوں اور تم اولیاء کی زینت ہو۔

حضرت امام جزولی نے ابتدائی تعلیم مقامی طور پر حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے آبائی وطن سے اعلیٰ تعلیم کی خاطر فاس تشریف لے گئے اور اس وقت کے مشہور زمانہ مدرسہ ''مدرسہ الصفارین'' میں داخل ہو گئے۔ یہاں پر آپ نے دوسری کتب کے علاوہ تصانیف ابنِ حاجب اور مدونہ کبریٰ جیسی عظیم کتب کو زبانی یاد کیا۔ اسی دوران آپ کی ملاقات مشہور فقیہ شیخ احمد زروق سے ہوئی اور ان سے بھی استفادہ کیا۔ شیخ احمد بابا السودانی کے مطابق آپ نے علم و ادب میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ درجہ ولایت میں بھی کمال حاصل کیا۔ آپ شہر فاس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ساحلی علاقے کی طرف روانہ ہوئے جہاں پر آپ کی ملاقات سادات کی ایک عظیم روحانی شخصیت یکتائے زمانہ، عارف کامل، الشیخ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ امغار الصغیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، جن کے دستِ اقدس پر آپ نے سلسلہ عالیہ شاذلیہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا جس کے بعد سلوک کی مزید منازل طے کرنے اور عبادت و ریاضت میں مصروف رہنے کے لئے خلوت اختیار فرمائی، جو چودہ سال کی

طویل مدت پر محیط ہے۔ اس دوران آپ روزانہ دوبار مکمل دلائل الخیرات کا ورد، ایک لاکھ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، رات کو ایک بار دلائل الخیرات اور ایک چوتھائی قرآن پاک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ چودہ سال کی طویل خلوت نشینی کے بعد حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کو خلق خدا کی طرف ظاہر ہونے کا حکم ملتا ہے۔ آپ ساحل کے خلوت خانہ سے باہر تشریف لاتے ہیں اور شہر آسفی کو دین کی نشر و اشاعت اور خلق خدا کی ہدایت کا مرکز بناتے ہیں۔ لوگ آپ کی طرف متوجہ ہونا شروع ہو گئے۔ بے شمار مخلوق خدا آپ کے دستِ اقدس پر تائب ہو کر آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئی، اور آپ کا ذکر دوسرے شہروں اور علاقوں تک جا پہنچا۔ آپ سے حیرت انگیز خوارق اور بے شمار عظیم کرامات کا ظہور ہوا۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی بارگاہِ اقدس میں عوام و خواص کے بے پناہ ہجوم کو دیکھتے ہوئے حاکم آسفی کو اپنا خطرہ لاحق ہو گیا۔ اس نے آپ کو شہر چھوڑنے کا پیغام بھجوا دیا۔ آپ آسفی شہر کو خیر آباد کہنے کے بعد بلادِ مطرازہ کے قریب بافغال کے مقام پر تشریف لائے جو آپ کی آمد سے علم و عرفان کا عظیم مرکز بن گیا اور خلقِ خدا اس مرکز سے روحانی فیض حاصل کرنے لگی۔ حضرت علامہ محمد مہدی الفاسی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی برکت سے انوار جگمگا اٹھے، اسرار آشکارا ہونے لگے، بلادِ مغرب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کے نغمے گونجنے لگے۔ تمام بلاد میں آپ کا چرچا ہونے لگا اور آپ کے مریدین ہر مقام پر پھیلنے لگے۔ بندگانِ خدا کو آپ کی ذاتِ مبارکہ سے فیض پہنچنا شروع ہوا۔ بے شمار مشہور مشائخ نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی جنہیں آپ نے شرفِ خلافت سے بھی نوازا۔ بلادِ مغرب میں تصوف اور طریقت کے آثار آخری دموں پر تھے، جن کی روشنی بھی ماند پڑ چکی تھی۔ آپ نے ازسرِ نو اُن میں روحانیت کے عظیم رنگ بھرے۔ آپ اپنے خلفاء کو مختلف اطراف میں دعوتِ دین کے لئے بھیجتے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے والوں میں ۱۲۶۶۵ مریدین ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے اور اپنی استعداد اور حضرت شیخ سے قربت کے مطابق مراتب حاصل کئے۔ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت و محبت کا بخوبی اندازہ دلائل الخیرات شریف پڑھنے سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت شیخ امام محمد القصار فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہا درجہ محبت و عقیدت تھی۔ اسی لئے آپ سے کہا گیا: ''کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرتِ درود کی وجہ سے تمہیں اپنے معاصرین پر فضیلت اور برتری دی گئی ہے۔''

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی شہرت، عزت، عظمت، مقبولیت اور تصوف میں اعلیٰ مرتبے پر فائز ہونے کی وجہ سے مخالفین اور حاسدین کا بھی ایک گروہ پیدا ہو گیا تھا۔ جنہوں نے آپ کو زہر دے دیا اور آپ کا وصال اسی زہر کی وجہ سے صبح کی نماز میں دورانِ سجدہ تقریباً ۶۳ سال کی مبارک عمر میں ہوا۔ اسی روز بعد نمازِ ظہر آپ کو اپنی تعمیر کردہ مسجد کے وسط میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے وصال کے ۷۷ سال بعد سعدین سلطانِ مراکش ابوالعباس سلطان احمد المعروف بہ الاعرج کے حکم سے جب آپ کے جسدِ اطہر کو قبر مبارک سے نکالا گیا تو اتنا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود درود وسلام کی برکت کی وجہ سے اسی حالت میں تھا جیسا وقت وصال اور مرورِ زمانہ کے قطعاً کوئی آثار نمایاں نہ تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے سر اور داڑھی مبارک کے خط بھی بالکل تروتازہ تھے۔ حاکم وقت یا اس کے کہنے پر کسی شخص نے جب آپ کے چہرۂ انور کو دبایا تو فوراً اس مقام سے خون ہٹ گیا اور جب اس نے انگلی اٹھائی تو خون پھر اپنی جگہ واپس لوٹ آیا جیسا کہ زندہ آدمی کے ساتھ ہوتا ہے۔ آپ کے جسدِ مبارک کو مراکش کے قدیم حصہ میں دفن کیا گیا اور اس پر ایک عمارت (روضہ) بھی تعمیر کی گئی۔ علامہ یفرنی فرماتے ہیں کہ سال ۱۱۳۳ھ میں خلیفہ مراکش نے آپ کے روضہ مبارک کو دوبارہ تعمیر کروایا اور سنگ بنیاد کے موقع پر ایک محفل کا انعقاد بھی ہوا۔ اسی طرح سلاطین مولای اسماعیل اور محمد بن عبداللہ کے دورِ حکومت میں مزار مبارک کی توسیع کے علاوہ بعض حصوں کو دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

حضرت علامہ مہدی الفاسی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر کثرتِ درود شریف پیش کرنے کی وجہ سے آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ شہر مراکش کے قدیم حصے میں آپ کا مزار مبارک مشہور و معروف ہے اور لوگ دور دور سے آپ کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور مراکش کے سات مشہور واہم اولیائے کرام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بحمد للہ! اس مقامِ مقدس پر ہمیں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مرکزی دروازہ سے داخل ہوں تو دائیں جانب ایک وسیع وعریض حال ہے جو مراکشی فنِ تعمیر کا عظیم شاہکار نظر آتا ہے۔ اس ہال میں داخل ہوں تو بائیں جانب ایک کنارے پر صاحب دلائل الخیرات شریف حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کا پُر کیف و پرانوار مزارِ مبارک موجود ہے جس کی نورانی و روحانی کرنیں دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل رہی ہیں۔ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کا مزارِ مبارک انتہائی پرکیف، معطر اور انوار و برکات کا مظہر ہے۔ آپ کی قبر مبارک چاروں اطراف مکمل طور پر بند ہے۔ اوپر ایک صندوق رکھا ہوا ہے جس پر انتہائی خوبصورت کڑھائی والا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ شب جمعہ اس

مقام پر اجتماعی طور پر دلائل الخیرات شریف کا بھی ورد ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کے روضہ مبارک سے باہر نکلیں تو سامنے ایک صحن آتا ہے جس میں ایک خوبصورت فوارہ لگا ہوا ہے حاضرین تبرکاً اس کا پانی پیتے ہیں۔ مذکورہ صحن سے آگے کی طرف جائیں تو سامنے حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی مسجد کا مرکزی دروازہ آتا ہے۔ یہ مسجد وسیع رقبہ پر قائم ہے۔ اس روضہ مبارک کے پورے حصے یا کمپلیکس کو ضریح بن سیدی سلیمان اور الزاویہ الجزولیہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی نے خلق خدا کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی سرانجام دیا مختلف کتب میں آپ کی تصانیف کے درج ذیل نام ملتے ہیں۔

۱۔ حزب الفلاح (دعاؤں کا مجموعہ)۔

۲۔ حزب سبحان الدائم لایزول المعروف بحزب الجزولی۔

۳۔ دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار۔

دلائل الخیرات مختلف صیغوں پر مشتمل گلدستہ درود وسلام اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ اس کی وجہ تالیف یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی وضو فرمانے کے لئے کنویں پر تشریف لے گئے۔ لیکن اس وقت وہاں کوئی ایسی چیز میسر نہ تھی جس کے ساتھ آپ کنویں سے پانی نکالتے۔ آپ اس حالت پریشانی میں تھے کہ اب کیا کریں کہ اچانک ایک لڑکی جو ایک اونچی جگہ سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اس نے آپ کا نام پوچھا جواب سن کر اس لڑکی نے کہا آپ وہی شخصیت ہیں جن کا ہر جگہ چرچا اور تعریف ہو رہی ہے، اور صرف اس بات سے پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کس طرح نکالا جائے؟ تو اس لڑکی نے کنویں میں جیسے ہی اپنا لعاب ڈالا تو پانی کنویں سے ابل کر باہر زمین پر آ گیا۔ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی جب وضو سے فارغ ہوئے تو اس لڑکی سے کہا کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے بتا کہ تجھے یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ جس کے جواب میں اس لڑکی نے کہا کہ یہ مقام مجھے اس شخصیت کبریٰ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھنے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگل میں سے گزرتے تو وحشی جانور تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامنِ خیر و برکت سے لپٹ جاتے، جس پر آپ نے حلف اور قسم اٹھائی کہ وہ اب درود پاک پر ایک کتاب تحریر کریں گے۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی نے کتاب دلائل الخیرات شریف بلاد مغرب کے ایک شہر فاس جسے اولیاؤں کا شہر بھی کہا جاتا ہے، اس میں تحریر فرمائی۔ شہر فاس کے مدرسہ الصفارین میں آج بھی آپ کا رہائشی حجرہ معروف و مشہور ہے، جس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ

نے اسی حجرۂ مبارکہ میں دلائل الخیرات شریف تحریر فرمائی۔ بحمد للہ جمعرات ۱۵ر نومبر ۲۰۰۷ء اس حجرۂ مبارکہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ (ملاحظہ ہو ''زیاراتِ مراکش'')

دلائل الخیرات شریف وہ عظیم کتاب ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھی جاتی ہے۔ تمام معروف سلاسل طریقت کے شیوخ خود بھی اس کا ورد کرتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی پڑھنے کی تلقین کرتے ہین۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ہمارے وطن عزیز پاکستان میں بھی دلائل الخیرات شریف کثرت سے پڑھی جاتی ہے۔ یہ امر نہایت قابل ستائش و تحسین ہے کہ شہر کراچی میں اس نیک و بابرکت کام کے لئے ایک مجلس بھی بنام ''مجلس دلائل الخیرات'' عرصہ سے قائم ہے۔ جس کے اہم اغراض و مقاصد میں دلائل الخیرات شریف کی قرأت، طباعت و اشاعت و بلاہدیہ تقسیم و ترویج شامل ہے۔ دلائل الخیرات شریف کی قرأت کا افتتاح بروز سوموار ۱۹ر صفر ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۴ر مئی ۲۰۰۱ء کراچی کی مشہور زمانہ مسجد ''جامع مسجد آرام باغ'' میں ہوا جو بحمد للہ آج تک بغیر کسی ناغہ کے جاری و ساری ہے۔ ہر روز بعد نمازِ عصر تا مغرب دلائل الخیرات شریف کی قرأت و سماعت ہوتی ہے۔ جس میں ہر طبقہ کے لوگ نہایت ذوق و شوق اور محبت سے شامل ہو کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ درود و سلام پیش کر کے ثواب اور برکت کے ساتھ ساتھ سکونِ قلب کی عظیم دولت سے شرسار ہوتے ہیں۔

الحمدللہ! اس بندہ ناچیز کو کئی بلادِ عربیہ اور اسلامیہ میں بزرگوں کے اعراس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی لیکن آج تک نہ تو کسی ایسے عرس میں شرکت کی اور نہ ہی سنا کہ کسی مقام پر صاحب دلائل الخیرات شریف کا سالانہ عرس منعقد ہوتا ہے۔ یہ جان کر انتہائی دلی مسرت و راحت حاصل ہوئی کہ پاکستان کے شہر کراچی مین سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کا عرس منعقد ہوتا ہے۔ میری قلیل معلومات کے مطابق ایشیاء و بلادِ عربیہ میں صرف کراچی میں ہی مجلس دلائل الخیرات شریف کے زیرانتظام عرس منعقد ہوتا ہے۔ اب تک مجلس کے زیرانتظام چھ سالانہ عرسوں کی تقریبات منعقد ہوچکی ہیں۔ ان سالانہ عرسوں کی تقریبات کا آغاز ربیع الاول شریف ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء میں ہوا اور بحمد للہ! یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔